International Research Journal of Religious Studies, Vol.:3, Issue: 02,July-Dec 2023 PP: 186-202

OPEN ACCESS
IRJRS
ISSN (Online): 2959-1384
ISSN (Print): 2959-2569
www.irjrs.com

نکاح کی ضرورت، افادیت اور معاصر تحدیدات: ایک تحقیقی جائزہ

THE NECESSITY, UTILITY, AND CONTEMPORARY RESTRICTIONS OF MARRIAGE : A RESEARCH REVIEW

Ahmad Saeed
Phd Research Scholar Department of Islamic Studies, The University of Lahore,Lahore.
Email: ahmadsaeed8311@gmail.com
https://orcid.org/0009-0004-3074-4067

Shams ul Arifeen
Associate Professor, Department of Islamic Studies, The University of Lahore,Lahore.
Email: shams.arifeen@ais.uol.edu.pk
https://orcid.org/0009-0005-8537-6983

Abstract

Marriage is one of the basic units of human relations and social well-being. In a society related to different cultures and civilizations, there is a concept of marriage between a man and a woman for the initiation of family affairs. Which is found in all inspired and uninspired religions. There are different methods and rules for conducting marriage. In inspired religions, marriage is done by verbal consent and acceptance, while in non-inspired religions, there are separate rules regarding marriages. The concept of marriage originates from creation, it is a social and cultural process, which plays a fundamental role in social development. The importance of a matter in human society is estimated through the social and social value and implementation of that matter and the rules and regulations defined about it in religions. It promotes union and harmony, helping resolve mental, psychological, worldly and intellectual difficulties. Marriage is a contract, the fulfilment of which permits permanent sexual intercourse between a man and a woman until the contract is terminated without any reason. It is a legitimate solution and process to meet the natural needs. What is the modern theory related to marriage, what are the limitations and restrictions, and what is its value and practice in different societies? The car is being implemented, so below will be discussed about the usefulness of marriage, necessity and contemporary requirements and contemporary limitations of marriage.

Key Words: *Marriage, Civilizations, Different Societies, Man and a Woman, Inspired Religions, Social Development.*

CC BY

موضوع کا تعارف

ادیان عالم میں معاشرتی احکام کا تذکرہ ملتا ہے۔ معاشرتی احکام میں ایک اہم جزء عائلی زندگی بھی ہے۔ جس کی ابتداء نکاح اور شادی کے بندھن کے ذریعے ہوتی ہے۔ نکاح کا حکم تمام ادیان عالم میں مذکور ہے، نیز حکم نکاح کی اہمیت وافادیت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرتی احکام کی افادیت و ثمرات کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ انسانی معاشرے میں عائلی زندگی کے آغاز کے لیے مرد اور عورت کے نکاح و شادی کا تصور پر ہے، اس بارے میں دونوں کے لیے متعلقہ قوانین، اصول وضوابط موجود ہیں خواہ ان کا تعلق دنیا کے کسی بھی دین ومذہب سے ہو۔ نکاح سے مراد وہ معاہدہ ہے جس کی تکمیل سے ایک مرد اور عورت کے درمیان مستقل طور پر جنسی اختلاط جائز ہو جاتا ہے تاوقتیکہ وہ عقد کسی بنا پر ختم نہ ہو جائے۔ ادیان عالم میں نکاح کے انعقاد کے الگ الگ طریقے و قواعد وضوابط موجود ہیں. الہامی ادیان میں نکاح قولی ایجاب وقبول سے ہوتا ہے جب کہ غیر الہامی ادیان میں مناکحات سے متعلق الگ الگ احکام موجود ہیں جیسے ہندو مت میں نکاح کے انعقاد میں ایجاب وقبول کے علاوہ مرد اور عورت کو آگ کے سات چکر لگوائے جاتے ہیں نیز ان کے مذہبی لوگ اپنے دینی کتب سے گیت پڑھتے ہیں اسی طرح باقی دیگر غیر الہامی ادیان میں بھی ہوتا ہے۔

نکاح کے احکامات واضح طور پر موجود ہے، کیونکہ معاشرتی اور سماجی اعتبار سے یہ اہم مسئلہ ہے،یہی وجہ ہےکہ ترک نکاح اور زنا کو بھی ہر دین میں قابل مذمت فعل قرار دیا گیا ہے جیسے قرآن مجید میں ہے: ﴿وَلَا تَقْرَبُواْ ٱلزِّنَىٰٓۖ إِنَّهُۥ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِيلاً﴾[1] لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ نکاح معاشرتی اعتبار سے نکاح کی ضرورت، افادیت، اہداف کو واضح کیا جائے، نکاح سے متعلقہ عصری نظریہ کیا ہے، نیز نکاح میں کن حدود اور پابندیوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے اور مختلف سوسائیٹیز میں اس کی کس قدر وقیمت اور عمل کرنے کا رجحان میں کیا فرق رہنما ہوا، نیز نکاح جیسے عمل میں کون سی رکاوٹیں حائل ہیں، جیسے اہم امور پر مختصر اور مدلل انداز میں کلام کیا جائے گا۔

نکاح کا مفہوم

نکاح کا لفظ "ن ک ح" سے ہے مجد الدین فیروز آبادی نے اس کا لغوی معنی "اَلضَّم" بتایا ہے جلس کا معنی ملنا کے آتے ہیں۔ 2 نکاح کا لغوی معنی روندھنا اور اس مقصد کے لیے عقد کرنا۔ "نُکح" روندھنا اور اس کا معنی بُضع یعنی فائدہ اُٹھانا ہے۔ چونکہ مرد عورت کے باہمی نکاح کے بعد ایک دوسرے کو روندھتے ہیں اس لیے اس عقد کو نکاح کا نام دیا گیا۔ علامہ ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں نکاح کے مفہوم کی تشریح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

" نکاح کا لغوی معنی" الضَّمُ وَالتَّدَا خُلُ "یعنی ایک دوسرے سے ملنا اور ایک دوسرے میں داخل ہونے کے آتے ہیں لیکن امام فراء کے مطابق" النُکحُ بضَم ثُم سکون اِسمُ الفَرج "نُکح کا لفظ نون پر ضمہ اور کاف پر سکون کے

ساتھ ہے جو فرج کا نام ہے اور نکاح کا لفظ زیادہ استعمال وطی یعنی جماع میں ہے اور عقد نکاح کو بھی اس لیے نکاح کہا جاتا ہے کہ عقد نکاح ہی وطی کا سبب ہوتا ہے"۔[3]

اسی طرح انگریزی میں نکاح کو "Marriage" کہا جاتا ہے۔ نکاح کے شرعی مفہوم کی وضاحت علامہ احمد نسفی نے کچھ یوں ذکر کی ہے۔ ہیں:

"النکا ح ھو عقد یرد علی ملک المتعة قصداً "[4]

نکاح وہ عقد ہے جس سے مرد اور عورت کو ارادۃً باہمی جنسی منفعت کا بغیر شرعی عذر کے حق حاصل ہوتا ہے۔

علامہ خطیب شربینی نے نکاح کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

"النکاح عقد یتضمن وطئٍ بلفظ النکاح او تزویج او ترجمتیہ "[5]

"نکاح وہ عقد ہے جو لفظ نکاح یا تزویج یا ان کے ترجمہ کے الفاظ کے ساتھ منعقد کیا جاتا ہے اور یہ عقد اباحت وطی کو متضمن ہے۔"

اسلام میں نکاح کی مختلف حیثیتیں ہیں، وہ شخص جس پر جنسی شہوت کا شدید غلبہ ہو اور اس شہوت کو صبر کرنے کی اس میں قدرت نہ ہو اور نکاح کے دیگر متعلقات جیسے بیوی کا نان ونفقہ کو برداشت کر سکتا ہو اس کے لیے نکاح کرنا فرض ہے اور ترک نکاح گناہ ہے۔

بہر حال نکاح سے مراد وہ عقد ہے جو ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان اس غرض کے لیے ہو کہ باہم دونوں حصول اولاد کے لیے اور ایک دوسرے سے جنسی انتفاع کے لیے کریں، یہ وہ معاہدہ ہے جو بالعموم دنیا کے تمام ادیان اور ہر مہذب معاشرے میں ہوتا ہے۔ احکام نکاح سے مراد وہ احکام ہیں جو عقد نکاح اور اس سے متعلق دیگر اُمور سے متعلق ہوتے ہیں جیسے نکاح کن عورتوں کے ساتھ جائز ہے اور کن کے ساتھ جائز نہیں، نکاح کرنے کا طریق کار، حق مہر، نکاح کے وقت لڑکے لڑکی عمر کیا ہونی چاہیے اور میاں بیوی کے حقوق و فرائض کیا ہیں وغیرہ وغیرہ۔ نکاح کے ذیلی اُمور اور ان سے متعلق دیگر احکامات ہر ایک معاشرے میں مختلف ہوتے ہیں، انسانی معاشروں کے قیام کی بنیادیں بالعموم جغرافیائی عوامل، جنسی عوامل، نفسیاتی عوامل، پیشہ وارانہ اتحاد، نسل او زبان ہوتے ہیں، لیکن ان عوامل میں وہ وسعت نہیں ہوتی جو دین ومذہب کی بنیاد پر قائم ہوتا ہے۔

نکاح کی اہمیت اور حیثیت

کسی بھی معاشرے کے لوگ جس دین کے ماننے والے ہوتے ہیں اس کے مطابق ہی اس معاشرے میں دیگر احکام کے طرح نکاح کے احکام ہوتے ہیں جیسے ہندو، بدھ، یہودی، مسیحی اور اسلامی معاشرے اپنے اپنے ادیان کے مطابق قائم

ہیں۔ اس عنوان کے تحت مجموعی طور پر ان انسانی معاشروں میں نکاح کی اہمیت واضح کی جائے گی۔ انسانی معاشرے میں کسی امر کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ وہ امر اس معاشرے میں کس قدر اور کس طرح ہوتا ہے۔ اس معاشرہ کے دین یا مذہب میں اس معاملہ کے بارے کیا احکام ہیں اور اس پر اس دین کے ماننے والے لوگ کس حد تک عمل پیرا ہیں۔ دنیا میں متدین لوگ جس بھی دین سے متعلق ہیں ان میں احکام نکاح موجود ہیں، آج بھی یہ لوگ اپنی معاشرتی میں اجتماعی زندگی اپنے احکام کے مطابق گزارتے ہیں۔ غیر الہامی ادیان میں ہندومت اور بدھ مت اور الہامی ادیان میں یہودیت، مسیحیت اور اسلام میں باقاعدہ طور رہے نکاح کے احکام موجود ہیں۔ اب ان معاشروں میں نکاح کی اہمیت جامعیت کے ساتھ بیان کی جاتی ہے۔

نکاح کی مختلف حیثیتیں ہیں، وہ شخص جس پر جنسی شہوت کا شدید غلبہ ہو اور اس شہوت کو صبر کرنے کی اس میں قدرت نہ ہو اور نکاح کے دیگر متعلقات جیسے بیوی کا نان ونفقہ کو برداشت کر سکتا ہو اس کے لیے نکاح کرنا فرض ہے اور ترک نکاح گناہ ہے۔ اسی بنیاد پر علامہ کاسانی فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ترک نکاح پر وعید فرمائی اور نوافل ترک کرنے پر کسی قسم کی کوئی وعید نہیں کی، اس لیے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کے لیے نکاح کرنا مطلوب اور مستحب ہے[6]۔

علامہ یحییٰ بن شرف نووی (م676ھ) فرماتے ہیں:

"تمام علماء کے نزدیک نکاح کرنا مستحب ہے، واجب نہیں صرف داؤد ظاہری نے اسے واجب قرار دیا ہے۔[7]

حکم نکاح اور اس کی ترغیب

اسلام میں عقد نکاح بہت اہمیت رکھتا ہے اسی بنا پر نکاح سے متعلق مفصل احکام موجود ہیں۔ انسان مرد وعورت دونوں میں اللہ تعالیٰ نے دیگر جانداروں کی طرح اپنی جنس کے مطابق شہوت کی خواہش رکھی ہے اور اس خواہش کو صحیح طریقے سے پورا کرنے کے لیے جائز اور شرعی طریقہ نکاح کا رکھا ہے تاکہ انسان خواہ مرد ہو یا عورت اپنی جنسی خواہش بھی پوری کرے اور اُس کی نسل کی بقاء کا سلسلہ بھی جاری رہے۔ اس طرح جنسی خواہش کی جائز ذرائع سے تکمیل اور بقاء نسل انسانی نکاح کے مقاصد ہیں۔ چونکہ نکاح کا حکم حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک اور تمام الہامی ادیان وشرائع میں موجود تھا اس لیے یہ وہ اسلامی فعل ہے جو سابقہ تمام انبیاء کرام کی شریعتوں میں تھا جیسا کہ سورۃ الرعد میں فرمایا گیا:

﴿ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً ۚ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ﴾[8]

"اور تحقیق آپ سے پہلے بھی ہم بہت سے رسول بھیج چکے ہیں اور اُن کو ہم نے بیوی بچوں والا ہی بنایا تھا اور کسی رسول کی بھی یہ طاقت نہ تھی کہ اللہ کے اِذن کے بغیر کوئی نشانی خود لا دکھاتا، ہر دور کے لیے ایک کتاب ہے۔"

اسلام جو آخری الہامی دین ہے جس میں نکاح کا حکم اس دین کی الہامی کتاب میں صراحت سے دیا گیا، ارشاد ہوا:

﴿وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾[9]

"اور تم سے جو لوگ غیر شادی شدہ ہیں اور تمہاری باندیوں اور غلاموں میں سے جو صالح ہیں اُن کے نکاح کر دو اگر وہ غریب ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا علم والا ہے۔"

اس آیت میں جہاں مسلمانوں کو باہم نکاح کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ غربت یا عدم روزگار کی وجہ سے نہ لڑکے والے اور نہ لڑکی والے نکاح کرنے سے رُک نہ جائیں بلکہ اس حکم پر عمل کریں اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ آپ کی مالی کمی کو دُور کر دے گا۔[10] آج کل ہمارے معاشرے میں بھی لڑکے کے حوالے سے پہلا سوال یہی کیا جاتا ہے کہ لڑکے کا روزگار کیا ہے؟

اسلامی تعلیمات کی رو سے نکاح کرنا اس لیے لازمی سمجھا جاتا ہے کہ اس کا ثبوت نص قرآنی سے واضح الفاظ میں ثابت ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ۔[11]

"تم میں سے جن (مردوں یا عورتوں) کا اس وقت نکاح نہ ہو، اُن کا بھی نکاح کراؤ اور تمہارے غلاموں اور باندیوں میں سے جو نکاح کے قابل ہوں، اُن کا بھی (نکاح کراؤ) اور اگر وہ تنگدست ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں بے نیاز کر دے گا۔"

یعنی جن کا نکاح نہ ہوا ہو اُن کی شادی کریں اور نکاح کی برکت سے اللہ تعالیٰ اُن کی تنگدستی کو دور فرمائیں گے، چنانچہ آزاد اور غلام ہر ایک میں نکاح کو عام کریں، تاکہ بدکاری کا خاتمہ ہو۔ نکاح کی افادیت کا تذکرہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ یوں فرمایا:

مَن اَعطَیٰ لِلہِ وَ مَنَعَ لِلہِ وَاَبغَضَ لِلہِوَ اَنکَحَ لِلہِ فَقَدِ استکمَلَ الاِیمَانَ۔[12]

"جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دے، اسی کی رضا کی خاطر منع کرے، اس کی رضا کے لیے کسی سے محبت کرے اور اسی کی رضا کے لیے نکاح کرے تو اس نے اپنا ایمان کامل کر لیا۔"

اسلامی تعلیمات کی رو سے نکاح مقاصد شریعہ میں سے ایک مقصد جانا جاتا ہے، امام شاطبی نے شریعت اسلامیہ کے پانچ مقاصد بیان کیے ہیں جن میں سے ایک مقصد طہارت نسب قرار دیا گیا جس کی حفاظت کے لیے ایجابی اور سلبی دونوں طریقے اختیار کیے گئے۔

ایجابی طریقے کے ضمن میں نکاح کی ترغیب قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں دی گئی جب کہ سلبی طریق میں زنا کی سزا غیر شادی شدہ ہونے کی صورت میں ایک سو کوڑے اور شادی شدہ ہونے کی صورت میں رجم یعنی سنگسار کرنا مقرر گئی۔ بہر حال جو کوئی مسلمان عقد نکاح کے بغیر باہمی زوجیت کے تعلق قائم کرتا ہے اُسے دین اسلام میں پوشیدہ دوستی اور زنا کا نام دے کر اسے فحش اور جنسی خواہش کی تکمیل کے لیے بُرا طریقہ کہا گیا۔ شادی کرنے کی وجوہات اور ضرورت کیوں پیش آتی ہے، اسلامی تعلیمات میں اُن پر روشنی ڈالی گئی ہے، اس کے اہم وجوہات میں بدکاری کا خاتمہ، جو کہ مقاصد شریعہ میں آتا ہے، جیسے نسل و نسب کی حفاظت ہے۔ چنانچہ یہ مقصد شرعی ہے، جسے حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی اہمیت کے پیش نظر ذیل میں نکاح کے ضرورت کو ذکر کیا جاتا ہے۔

نکاح کی ضرورت اور اہم وجوہات:

امام شاطبی نے شریعت اسلامیہ کے پانچ مقاصد بیان کیے ہیں جن میں سے ایک مقصد طہارت نسبقرار دیا گیا جس کی حفاظت کے لیے ایجابی اور سلبی دونوں طریقے اختیار کیے گئے۔ ایجابی طریقے کے ضمن میں نکاح کی ترغیب قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں دی گئی جب کہ سلبی طریق میں زنا کی سزا غیر شادی شدہ ہونے کی صورت میں ایک سو کوڑے اور شادی شدہ ہونے کی صورت میں رجم یعنی سنگسار کرنا مقرر گئی۔ بہر حال جو کوئی مسلمان عقد نکاح کے بغیر باہمی زوجیت کے تعلق قائم کرتا ہے اُسے دین اسلام میں پوشیدہ دوستی اور زنا کا نام دے کر اسے فحش اور جنسی خواہش کی تکمیل کے لیے بُرا طریقہ کہا گیا۔

1۔ محبت والفت کا ذریعہ:

اسلامی معاشرے میں نکاح کا مقصد بقائے نسل انسانی اور زوجین میں باہمی سکون کا حصول ہے، چنانچہ سورۃ الروم میں فرمایا:

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾ [13]

"اور اس کی (قدرت) کی ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم سے ازواج پیدا کیں تا کہ تم ان کے پاس جا کر سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت کے جذبات رکھ دیے ہیں۔"

اس مقصد کو سورۃ الاعراف میں اس طرح بیان کیا گیا:

﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا﴾ [14]

"اللہ وہ ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی زوجہ بنائی تاکہ وہ اس کے پاس آ کر تسکین حاصل کرے۔"

2۔زوجین کے باہمی تعلق کا جواز:

چونکہ نکاح کے علاوہ باقی خاندانی رشتے اور تعلق دائمی اور ابدی ہوتے ہیں جیسے ماں، باپ، بیٹے، بہن بھائی اور ماموں اور چچا وغیرہ لیکن میاں بیوی کا تعلق جس سے یہ دائمی تعلق قائم ہوتے ہیں خود دائمی اور ابدی ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی اور عقد نکاح کی گرہ مرد کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ اسی لیے قرآن مجید میں مردوں کو مخاطب کر کے اس رشتہ اور تعلق کے بارے بہت سے احکام دیے گئے ہیں۔ خطبۂ حجۃ الوداع میں رسول اکرم ﷺ نے باقی رشتوں سے متعلق کسی طرح کے کسی حکم کا ذکر نہیں فرمایا لیکن میاں بیوی کے حقوق کے حوالے سے آپ نے فرمایا:

﴿فَا تَّقُوااللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُم اَخَذ تُمُوهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ ، وَاستَحلَلتُم فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ --- وَلَهُنَّ عَلَيكُم رِزقُهُنَّ وَكَسوَتُهُنَّ بِالمَعرُوفِ﴾ [15]

"اپنی ازواج کے بارے اللہ تعالیٰ سے ڈرو کیونکہ تم لوگوں نے انہیں اللہ تعالیٰ کی امان میں لیا ہے، تم نے اللہ تعالیٰ کے کلمہ (نکاح) سے ان کی شرمگاہوں کو اپنے لیے حلال کیا ہے، اُن کا رزق اور اُن کا لباس تمہاری حیثیت کے مطابق تمہارے ذمہ ہے۔"

مسند الفردوس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(تَزَوَّجُوا وَلاَ تُطلِقُوا فِانَّ الطَّلَاق يَهتَزُّ مِنهُ العَرش)16

نکاح کرو اور طلاق نہ دو اس لیے کہ (ناجائز) طلاق سے اللہ کا عرش کانپتا ہے۔

بہر حال اسلام انعقاد نکاح کے بعد دو حالات میں اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حقدار ہے، ان میں ایک عورت کا فاحشہ مبینہ کا ارتکاب ہے جیسا کہ سورۃ الطلاق میں ہے:

﴿يَاَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوااللّٰهَ رَبَّكُمْ لَاتُخْرِجُوهُنَّ مِن بُيُوتِهِنَّ وَلَايَخْرُجْنَإِلَّا أَنيَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُاللّٰهِ﴾ [17]

"اے نبی (ﷺ) جب آپ لوگ عورتوں کو طلاق دینے لگو تو انہیں ان کی عدت کے وقت طلاق دو اور عدت کو اچھی طرح شمار کرو اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا پروردگار ہے، ان عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں الآیہ

کہ وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں، اور یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں۔ کھلی بے حیائی سے مراد زنا کا ارتکاب ہے اس لیے قرآن مجید نے زنا کو فحش اور بُرا راستہ قرار دیا ہے۔"

3۔ نکاح عورت کی حیثیت متعین کرنے کا ذریعہ:

اسلامی معاشرہ نکاح کی بنیاد پر عورت کی حیثیت کو متعین کرتا ہے جس کا ذکر سورۃ النساء میں اس طرح کیا گیا؛

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً﴾ [18]

لوگو! اپنے رب (کی ناراضگی) سے بچو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس جان سے اُس کا جوڑا بنایا اور اُن دونوں سے بہت مرد وعورت دنیا میں پیدا کیے۔

اس سے یہ واضح کیا گیا کہ مرد وعورت ایک ہی سرچشمہ کی دو صورتیں ہیں، ایک جوڑے سے بہت سے مرد وعورتیں نکاح کی بنیاد پر اس دنیا میں پیدا کیے گئے۔ پھر مرد عورت کی جسمانی تخلیق میں فرق بھی اس مقصد نکاح کی تکمیل کے لیے قائم رکھا گیا[19]۔ اس امر کا ذکر اس طرح کیا گیا:

﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ﴾ 20

"تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تمہیں اختیار ہے کہ تم اپنی کھیتیوں کی طرف جس طرح چاہو آؤ۔ اور اپنے مستقبل کی فکر کرو۔"

گویا اس آیت میں مسلمانوں کو حق زوجیت کا طریقے کی بھی نشاندہی کر دی گئی، حرث سے مراد وہ مقام ہے جہاں سے کوئی چیز بڑھے اور زیادہ ہو۔ گویا وطی فی الدبر اسلامی معاشرہ میں درست نہیں اس لیے کہ وہ مقام حرث کی حیثیت نہیں رکھتا۔

4۔ نکاح طہارت اور نسب کا ذریعہ:

اسلامی معاشرے میں نکاح اس بھی اہم قرار دیا گیا ہے کہ اسی سے انسانی نسب کی طہارت ہوتی ہے اور ہر اس طریقہ سے منع کر دیا گیا جس سے نسب میں کسی بھی قسم کی مداخلت ہوتی ہے جیسے دور جاہلی میں لوگ کرتے تھے۔ عرب معاشرہ میں میں شریف قبائل میں پدری وابنیت اور شوہر بننے کا رشتہ نکاح ہی سے قائم ہوتا تھا، اس تعلق کو والدین دو خاندنوں سے مشاورت کر کے طے کرتے اور رشتہ طے ہونے کے بعد مجلس نکاح کا اہتمام ہوتا اور بڑی عزت ووقار اور نیک تمناؤں سے لڑکی کو رخصت کیا جاتا۔ اس طریقہ کو اسلام نے باقی رکھا۔

عرب معاشرہ میں جری و بہادر بچوں کے حصول کے لیے نکاح کے بعد شوہر اپنی منکوحہ کو کسی شجاع یا سخی آدمی کے

پاس بھیجتا تا کہ وہ اس سے ہم بستری کرے اور ایک شجاع بچہ پیدا ہو اور اصل مرد کو ایک نامور بیٹے کا باپ بننے کا اعزاز حاصل ہو۔[21]

شمر ذوالجوشن نامی شخص نے جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے بڑی بہادری سے حصہ لیا تو اس کے قبیلہ کی اس بہادری سے متاثر ہو کر آپ نے اس کی بہن اُم البنین بنت حزام سے نکاح کیا اور اس سے حضرت عباس علم دار، عثمان اور عبد اللہ پیدا ہوئے جو میدان کربلا میں واقعتاً بڑی بہادری سے لڑے اور اپنے ماموں شمر کی طرف سے دعوت امان ملنے کے باوجود اپنے باپ شریک بھائی کا ساتھ نہ چھوڑا۔[22]

اسلامی معاشرہ میں اس مقصد کے لیے نکاح کے بغیر ازدواجی تعلق قائم کرنے کو منع کیا گیا اور اسے گناہ قرار دیا گیا۔

4۔احیاءِ سنتِ انبیاءؑ:

دنیا میں اگر چہ یہودی حضرت عیسیٰ اور آنحضور ﷺ کے علاوہ اور مسیحی معاشرے کے رسول اکرم ﷺ کے علاوہ باقی تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر ایمان لانے والے لوگ ہیں لیکن اس کے باوجود ان کے معاشرے انبیاء کرام کی سنت کے مطابق معاشرہ نہیں کہلا سکتا اس لیے کہ ان معاشروں میں نکاح کا اصل تصور و مقصد ختم ہو چکا ہے لیکن اس حوالے سے اسلامی معاشرہ انبیا کرام کا معاشرہ ضرور کہلاتا ہے، اس لیے نکاح حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر رسول اکرم ﷺ تک تمام انبیاء کرام کی سنت ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی پہلی زندگی میں نکاح نہیں کیا لیکن اپنے نزول کے بعد وہ ضرور نکاح کریں گے۔ اس ضمن میں ایک روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ملے تو آپ نے پوچھا کہ اے عبد اللہ کیا تم نے نکاح نہیں کیا تو آپ نے نفی میں جواب دیا اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا:

(تَزَوَّج فَاِنَّ اَخیَرُ هٰذِهِ الاُمَّة كَانَ اَكثَرُهُم نَسَاء يَعنِى اَلنَبِىُّ صَلّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ)[23]

"یعنی نکاح کرو اس لیے کہ اس اُمت کے سب سے بہترین فرد یعنی نبی کریم ﷺ بیویوں کے اعتبار سے زیادہ تھے۔"

معلوم ہوا کہ یہ انبیاءؑ کی سنت ہے اور اس پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تمام انبیاءؑ نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کیا ہے اور عملی طور پر انسانیت کو ترغیب دی ہے کہ اس پر عمل کریں۔ سماج اور معاشرہ میں عزت اور تکریم کا ذریعہ ہے۔

5۔نکاح جنسی آسودگی کا ذریعہ :

قرآن مجید میں نکاح کی ضرورت کے مقاصد پر روشنی ڈالی، جو نکاح کی معاشرتی وسماجی ضرورت پر دلالت کرتا ہے، چنانچہ آیت قرآنیہ میں جنسی آسودگی اور طبعی حوالے سے انسانی ضرورت کو پورا کرنے میں جائز اور حلال ذریعہ ہے۔ اس لیے قرآن کریم میں نکاح کی ضرورت اور اہمیت پر کچھ یوں روشنی ڈالی گئی ہے۔

﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كِتَابَ اللهِ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَن تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُم مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُم بِهِ مِن بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾ [24]

اور حرام ہیں شوہر والی عورتیں مگر وہ (مال غنیمت کی وہ) عورتیں جن کے تم مالک ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ نے (نکاح سے متعلق) ان احکام پر آپ فرض کیا ہے اور ان عورتوں کے علاوہ باقی تمام عورتیں حلال ہیں، یعنی یہ کہ تُم اُن کو اپنے مالوں سے اس طرح چاہو کہ تم انہیں اپنی بیوی بناؤ، صرف مستی ہی نکالنا نہ ہو۔ پھر جس طریق سے تم ان سے نفع حاصل کو تواُن کو اُن کا جو مہر مقرر کیا ہوا ہو دو، اور مقرر ہوئے بعد بھی جس پر تم باہم رضامند ہو جاؤ اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں، بے شک اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے۔

گویا اس آیت میں نکاح کے اہم مقاصد جنسی آسودگی اور بقائے نسل انسانی بیان کیے گئے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کے امور میں حلت وحرمت کے احکام پر عمل کرنا ضروری ہے، جن رشتوں سے نکاح حلال ہے یا حرام ہے، شریعت اسلامیہ میں ان کی وضاحت وصراحت کی گئی ہے، ان احکام میں شریعت محمدیہ ﷺ کے متبعین تنہاہ نہیں، بلکہ سابقہ شرائع میں بھی جنسی آسودگی کے جائز ذرائع کو اپنانے کی تلقین کی گئی ہے۔ ان کا مقصد اللہ تعالیٰ کی جہاں اتباع ہے، وہیں:

مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک اور صالح بندے ان ہی اصولوں پر اپنی زندگی بسر کرتے آئے ہیں، جب کہ شہوت پرست اور بندگانِ ہوس اخلاق اور قانون کے دائرہ میں رہنا نہیں چاہتے، ان کا مقصد یہ ہے کہ انسان تمام حدوں کو توڑ کر آزاد ہو جائے۔ اس لیے قانونِ شریعت بوجھ نہیں، بلکہ اس میں انسان کی فطری کمزوریوں کی بھرپور رعایت ہے، جب ہی نکاح کی نہ صرف اجازت دی گئی، بلکہ اس کی ترغیب بھی دی گئی ہے۔ [25]

معلوم ہوا کہ قرآن مجید اور اسلامی تعلیمات میں جنس پرستی کو عذاب الٰہی کا باعث قرار دیا گیا اور اسلام میں اس فعل سے اس لیے روکا گیا کہ ایک مرد دوسرے مرد سے جب اپنی خواہش پوری کرے گا تو اس انسانی اولاد کی تخلیق تو نہیں ہوگی جو کہ اسلام میں نکاح کا اصل مقصد ہے۔ مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ اپنی بیویوں سے اپنی جنسی خواہش کو اس ذریعہ سے پورا کیا جائے جو کھیتی کے مشابہہ ہے اور وہ مقام فرج ہے نہ کہ دُبر۔

6۔ نسل انسانی کی بقا:

نسل انسانی کی بقا کی ذمہ داری اسلام نے انسان پر عائد کی ہے اپنے اپنے کردار ادا کرنے کے لئے مرد وعورت اور بچے تمام اس ضمن میں اہم کردار کے حامل ہیں۔

﴿ وَلاَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴾۔[26]

"اے لوگو پروردگار سے جس نے تمھیں نفس واحدہ سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنادیا اور ان میں دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں دنیا میں پھیلا دیئے، اس اللہ سے تقویٰ اختیار کرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتہ اور قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو، یقین جانو اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔"

یعنی انسانیت کے توالد اور تناسل حضرت آدمؑ اور حضرت حواءؑ سے ہوا اور اس کے بعد بہت سے مرد اور عورتیں پیدا ہوئے، اس وجہ سے حکم دیا ہے کہ باہمی تعلقات کو بہتر بنائیں، اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری اختیار کرے۔ صلہ رحمی اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، ایک دوسرے کے حقوق کو ضائع مت کرو، کیونکہ یہ وہ امور جن کی بابت سوال ہوگا۔ اس آیت سے واضح ہوا کہ نکاح اور انسانیت کے باہمی تعلقات کے وجہ سے انسانی نسل کی بقاء اور دوام ہے۔

7۔ عفت و عصمت کی حفاظت:

جنسی لحاظ سے مرد اور عورت کا ایک دوسرے کی طرف مائل ہونا فطری عمل ہے، اسلام ان ناجائز تعلقات کا مخالف ہے، شادی کے ذریعے سے آپ ان تعلقات کو جائز طور پر نبھاسکتے ہیں اور اس کے ذریعے سے زندگی میں توازن بھی قائم رکھا جاسکتا ہے قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

﴿ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ ﴾[27]

"اور ان عورتوں کے سوا اور عورتیں تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں اس طرح تم اپنے مالوں کے ذریعے ان سے نکاح کرو بشرطیکہ (نکاح) سے مقصود عفت قائم رکھنا ہو نہ کہ شہوت رانی۔"

8۔ فرادی قوت کا تسلسل:

اسلامی معاشرے میں اصل قیمت اس مقصد اور نصب العین کی ہے جس کے لئے خاندان کی یہ بنیادی اکائی استوار ہوتی ہے اور اس کے ساتھ نوع انسانی کے تسلسل کی خصوصیت پروان چڑھتی ہے۔ یہ وہ بنیادی ذمہ داری اور فریضہ ہے جو خاندان کا ادارہ صدیوں سے سرانجام دے رہا ہے، اسلامی معاشرہ میں اس وظیفہ حیات کی تکمیل کو شرم وحیاء پاکیزگی اور

تقدیس کی فضا میں پروان چڑھایا گیا۔

9۔ سماجی اور معاشی تحفظ اور امداد باہمی کا سب سے اہم ذریعہ:

اسلام کی خصوصیت ہے کہ اس نے افراد خاندان کے درمیان ایک دوسرے کے حوالے سے اور افراد حکومت کے درمیان نان ونفقہ کی ذمہ داری کا ایک ٹھوس نظام رکھا ہے اسلام میں نظام امدا باہمی کے ایک اہم حصے کی حیثیت رکھتا ہے اور دونوں مل کر غریب وناتوں اور معذور لوگوں کی ضرورت پوری کرتے ہیں۔[28]

10۔ بہترین شخصیت اور کردار میں معاون:

سماجی زندگی دوسرے انسانوں کے ساتھ سلوک، برتاؤاور رویہ سے تشکیل پاتی ہے لوگوں سے خوشگواری اور خندہ پیشانی سے ملنا مسکرا کر ملنا ان سے شیریں کلام کرنا مہذب زندگی کی علامت ہے، رسول ﷺ کی عوامی اور سماجی زندگی کا یہ خوشنما اصول ہے جسے آپ نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

(خیر کم خیر کم لاھلیٖ ،وانا خیر کم لاھلی)[29]

"تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے لئے بہتر ہو اور میں تم لوگوں میں سب سے زیادہ اپنے اہل خانہ کے لئے بہتر ہوں۔"

11۔ نفسیاتی کردار میں مؤثر ہونا:

نبی کریم ﷺ نے بچوں کی اخلاقی تربیت کے حوالے سے چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی انتہائی اہمیت دی جو بہ ظاہر تو چھوٹی نظر آتی ہیں مگر مستقبل میں انسانی شخصیت و کردار پر ان کے بہت گہرے اور پائیدار اثرات دیکھنے میں آتے ہیں۔ چناں چہ نبی کریم ﷺ بچوں کو سلام کی تلقین فرماتے تھے۔ روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت انسؓ سے فرمایا"اے بیٹے! جب اپنے گھر میں داخل ہو تو اہل خانہ کو سلام کرو، یہ تمھارے اور اہل خانہ دونوں کے لیے باعث برکت ہوگا۔30 بچوں کے لیے تربیت کا یہ اصول بتایا گیا ہے"اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو، اور دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر مارو اور ان کے بستر علیحدہ کردو"[31]

خاندان بیرونی اور خارجی دباؤ کے معاملے میں افراد خانہ کے لئے اخلاقی، نفسیاتی اور عملی پشت پناہی فراہم کرتا ہے تاکہ وہ غیر متوازن شخصیت بن کر منفی رویے نہ اختیار کریں، دین اسلام ایثار وہمدردی کی جن اقدار کو پروان چڑھانے کا حکم دیتا ہے تاکہ انسان معاشرتی اعتبار سے باوقار رویوں کے ساتھ زندہ رہے، یہ معرفت وآگاہی خاندانی تربیت کے ذریعے ہی فرد کی شخصیت کا حصہ بنتی ہے۔ اسی طرح انسان بھی اس سے مستثنیٰ نہیں قرار دیا گیا، اسے کچھ صلاحیتیں اور توانائیاں عطا کی گئی ہیں جنہیں استعمال کرنے کی ضرورت ہے، اس کے اندر بعض جذبات اور میلانات ودیعت کردیئے گئے ہیں، جن کی

تسکین کا سامان کرنے پر وہ مجبور ہے۔ داعیات اور تقاضے دراصل اس کی بقاء اور ترقی کے ضامن ہیں، اسلام ایک حیات آفرین دستور العمل ہے، وہ مقتضیات فطرت سے نبرد آزمائی نہیں سکھاتا بلکہ ان کے لئے صحیح سمت سفر متعین کرتا ہے۔[32]

نکاح کے متبادلات اور تحدیدات:

مغرب کے کہاشروع میں نکاح ایک مقدس معاہدہ تھا جس میں علیحدگی کا تصور معدوم تھا جبکہ بیسویں صدی کے بعد اس میں اصلاحات متعارف کروائی گئیں اور زوجین کو مساوی حقوق دینے کی کوشش کی گئی۔ نکاح کو ایک مقدس تقریب قرار دیا جاتا تھا اور پھر ایک سماجی اور قانونی معاہدہ کے طور پر متعارف کروایا گیا۔

مغربی معاشروں میں مذہبی قوانین نکاح کا اطلاق رہا ہے۔ جدیدیت کی تحریکوں کے باوجود مذہبی اثرات نمایاں رہے ہیں۔ یورپ میں فکری تبدیلی کے لیے کئی تحریکیں شروع ہوئیں جیسے عقلیت پسندی، اور لبرل ازم وغیرہ۔ لبرل ازم ایک سیاسی اور اخلاقی فلسفہ ہے جو آزادی، حکومت کی رضامندی اور قانون سے پہلے مساوات پر مبنی ہے۔ لبرلز ان اصولوں کی ان کی تفہیم پر منحصر ہے، لیکن وہ عام طور پر آزاد بازار، آزاد تجارت، محدود حکومت، انفرادی حقوق (شہری حقوق اور انسانی حقوق سمیت)، سرمایہ داری، جمہوریت، سیکولرازم، صنفی مساوات، نسلی مساوات کی حمایت کرتے ہیں، عالمییت، آزادی اظہار، آزادی صحافت اور مذہب کی آزادی۔ پیلے رنگ کا سب سے زیادہ عام رنگ لبرل ازم کے ساتھ ہے۔

یورپ سے اٹھنے والی فیمنزم کی تحریک نے عورتوں کے اندر جذبہ بغاوت پیدا کیا۔ ان کی اصل جو حیثیت امومت کی ہے اس قبا کو انہوں نے چاک کر دیا۔ عورتوں کی آزادی کا نعرہ دراصل خاندانی بندش سے آزادی کا نعرہ تھا۔ شادی کا تقدس ٹوٹ گیا۔ خاندان کی حیثیت بدل گئی۔ چار اہم ترین عوامل نے خاندان کی چولیں ہلا دیں۔

1. شرح پیدائش میں کمی
2. عورتوں کا طبقہ مزدور میں شامل ہو جانا
3. جنسی بے راہ روی
4. طلاق کی بڑھتی شرح

لیوان ریلیشن:

لیوان ریلیشن شپ یعنی بغیر شادی کے صحبت ایک ایسا انتظام ہے جہاں دو افراد ساتھ رہتے ہیں۔ وہ اکثر طویل مدتی یا مستقل بنیاد پر رومانس یا جنسی طور پر مباشرت کے تعلقات قائم رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ 20 ویں صدی کے آخر سے مغربی ممالک میں اس طرح کے انتظامات بہت زیادہ عام ہونے لگے۔ شادی، صنف کے کردار اور مذہب کے حوالے سے معاشرتی نظریات میں تبدیلیاں بڑی تیزی سے جو آئی ہیں ان کے نتیجے میں لوگ اس طرح کے انتظامات میں آسانی محسوس

کرتے ہیں۔ حالیہ دنوں میں معاش کے نئے میدان وجود میں آئے اور خواتین کے لیے بھی اس میں مواقع میسر آنے لگے جس کے نتیجے میں لڑکیوں کی بڑی تعداد برسرروزگار ہونے لگی۔ آزادانہ ماحول اور میل ملاپ کے بہت سے مواقع میسر آنے لگے۔ مانع حمل تدابیر کی بآسانی فراہمی نے بعض عورتوں کے اس تصور کو تقویت دی کہ بچوں کو جنم دئے بغیر صرف جنسی لطف اندوزی کا سامان کیا جاسکتا ہے۔

شادی میں تقسیم کار کے نتیجے میں مرد معاشی ذمہ داری سنبھالتا تھا اور عورت معاشی طور پر مرد پر منحصر ہوتی تھی، جب عورت خود برسرروزگار ہونے لگی تو اسے یہ وہم ہو گیا کہ اب اسے خاندان چلانے اور بچوں کو جنم دینے کی ضرورت نہیں اس لیے باقاعدہ شوہر کی ضرورت بھی نہیں، البتہ جسمانی تقاضوں کی تکمیل کیلئے ایک مرد کی ضرورت ہے۔ مرد میں بھی جب دین بیزاری اور خدا بیزاری کے نتیجے میں خود مرکزیت کا مزاج پیدا ہو گیا تو وہ بیوی اور بچوں اور خاندان کا بوجھ اٹھانے کے بجائے اپنی جسمانی خواہشات کی تکمیل کیلئے آسان راہوں کو تلاش کرنے لگا۔ اسی مزاج کی عورت میسر آنے پر ایک مرد اور عورت طے کر لیتے ہیں کہ وہ بغیر شادی کے ایک ساتھ رہنے لگیں گے۔ کبھی دونوں اپنی روزی روٹی کا سامان خود کریں گے، اور کبھی بچے پیدا ہو جانے کی وجہ سے یا کسی اور سبب سے عورت گھر میں نسوانی کردار ادا کرے گی اور مرد اپنا روایتی رول ادا کرے گا۔

جنسی بے راہ روی اور باہمی تعلقات کو اپنانا:

مغربی معاشرے میں نکاح کو ایک قصہ پارینہ سمجھا جارہا ہے۔ جنسی بے راہ روی اور آزادی کا خمیازہ اب مغرب بھگت رہا ہے۔ وہاں کے باشندے جنسی آزادی و لذت چاہتے ہیں مگر اس سے وابستہ ذمہ داریوں کو ادا نہیں کرنا چاہتے۔ ان کے ہاں شادیوں کا رواج کم سے کم تر ہوتا جارہا ہے۔ بچوں کی پیدائش بھی اس حد تک کم ہو گئی ہے کہ اب بہت سے ممالک میں وہاں کی معیشت کو باقی رکھنے کے لیے باہر سے لوگوں کو درآمد کرنا پڑ رہا ہے۔ بہت سے ممالک کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آئندہ چالیس سال کے بعد وہ اپنے ہی ملک میں اقلیت بن کر رہ جائیں گے اور جو باہر سے آئے ہوئے ہیں اور جو وہاں کے باشندے ہو چکے ہوں گے ان کی غالب اکثریت ہو گی۔ اس دردناک صورت حال کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود لوگ حقیقت تسلیم کرنے کے بجائے اس کا انکار کرنے پر مصر ہیں۔

خلاصہ:

1. اسلام نے تکریم انسانیت کے بنیادی تصور کے تناظر میں اخلاقیات کا عملی نمونہ پیش کرتے ہوئے عائلی زندگی کے مسائل کو جامع طور پر عدل و توزن سے حل کیا ہے۔
2. اسلامی تعلیمات میں عورت سمیت تمام معاشرتی طبقات کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنایا گیا ہے۔ مسلم

معاشرہ کی بنیادیں دیگر معاشروں سے مختلف اصول معاشرت پر قائم ہیں۔

3. جدیدیت کی ہوا انسانی معاشرے میں کئی معاشرتی و قانونی تبدیلیوں کا باعث بنی۔ جدید دنیا میں مسلم عصری عائلی مسائل ایک متنازعہ امر کی حیثیت سے سامنے آئے۔

4. جدید عائلی مسائل اور عورت کے حقوق کے تحفظ کے لئے کئی تحریکوں کا آغاز ہوا۔ اسلام میں نکاح کا تصور دیگر مذاہب، ادیان اور معاشرتی روایات سے منفرد ہے۔

5. اسلام عورت کو ازدواجی زندگی بالخصوص نکاح اور اس سے متعلقات کی بابت حقوق میسر کرتا ہے، نکاح کے لئے رضامندی، پسند وناپسند کا اظہار، کفو ومساوی ہم سفر کا انتخاب، کم سنی کی شادی اور حقِ خیارِ بلوغ کا تحفظ، منصفانہ حق مہر، اور اس حق مہر کی عملی ادائیگی وملکیت وغیرہ سے عورت کو حقوق دیتا ہے۔

6. نکاح کو معاشرتی زندگی میں ایک عبادت کا تقدس بعد از اسلام دیا گیا۔ اسلام میں نکاح سے متعلق انتخابِ زوج سے مکمل عائلی زندگی کی تفصیلات وجزئیات متعارف کروادی گئیں۔

7. مغربی معاشروں میں مذہبی قوانین نکاح کا اطلاق رہا ہے۔ گزشتہ پچاس سالوں میں خاندانی نظام میں بڑی تیزی سے زوال آیا۔ خاندان اور سماج کی ہیت بدلنے لگی۔ خدوخال، اقدار اور روایات پر بھی کاری ضرب لگنے لگی۔

8. گھر، خاندان، ماں، بڑوں کا احترام جیسے مقدس اصطلاحات اور تصورات بھی انکار کے دائرے میں آ گئے۔ گھر میں تقسیم کار کہ عورت گھر سنبھالے گی، بچوں کی دیکھ بھال کرے گی اور شوہر کے سکون کا سامان کرے گی دوسری طرف شوہر بیرون کی دنیا میں محنت ومشقت کر کے کمائی کرے گا، خاندان کو تحفظ فراہم کرے گا اور بچوں کی تعلیم وتربیت میں اس کا اہم کردار ہوگا، ان سب پر سوالیہ نشان لگ گیا۔

9. مغرب میں ریلیشن شپ یعنی بغیر شادی کے صحبت ایک ایسا انتظام ہے جہاں دو افراد ساتھ رہتے ہیں۔ وہ اکثر طویل مدتی یا مستقل بنیاد پر رومانس یا جنسی طور پر مباشرت کے تعلقات قائم رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔

10. ابتداء میں نکاح ایک معاشی وسماجی اور سیاسی نشانی سمجھی جاتی تھی۔ زوجین کی مرضی کو زیادہ اہمیت نہ

دی جاتی تھی بلکہ خاندان کے سربراہ کو ہی فیصلہ ساز تسلیم کیا جاتا تھا۔ بعد ازاں فریقین یعنی زوجین کی رضامندی کو زیادہ اہمیت دی جانے لگی اور بدلتے ہوئے سماجی ماحول میں شادی اور جنسیت کے لیے اصول مرتب کیے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

---

[1] ۔بنی اسرا ئیل:32۔

[2] فیروز آبادی، مجد الدین ، القا موس المحیط، دار الکتب العلمیہ بیروت،1995ء(349/1)

[3] عسقلانی، احمد بن علی بن محمد المعروف ابن حجر ، فتح الباری لشرح البخاری ،دار نشر الکتب الاسلامیہ، لاہور،1981ء(103/9)

[4] نسفی ،احمد بن محمود، کنز الدقائق،محمد سعید اینڈ سنز ،کرا چی،س-ن(106)

[5] شر بینی ، شمس الدین محمد بن محمد الخطیب ، مغنی المحتاج الی معرفة الفا ظ المنہاج ، دار الحدیث القا ہرة،2006ء (207/4)

[6] کاسا نی ،علاؤ الدین أبو بکر بن مسعود، بدائع الصنائع، بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع، دار الکتب العلمیة بیروت، 1406ھ (484/2)

[7] نووی یحیٰ بن شرف ، شرح صحیح مسلم ،باب استحباب النکا ح ، مطبع علیمی ، دہلی ،1348ھ(448/1)

[8] الرعد:38

[9] النور:32

[10] *Jaffar, Saad, and Nasir Ali Khan. "ENGLISH: Child Marriage: Its Medical, Social, Economic and Psychological Impacts on Society and Aftermath." Rahat-ul-Quloob (2022): 01-09.*

[11] النور: 32

[12] حاکم،محمد بن عبد اللہ ،المستدرک علی الصحیحین،کتاب النکا ح ، باب التحریض علی النکا ح، دارالمعرفة،بیروت، 1422ھ،رقم الحدیث: (2693)

[13] الروم: 21

[14] الاعراف:189

[15] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ، رقم الحدیث: 2950

[16] دیلمی،ابن شیرویہ ، مسند الفردوس، دار الکتب العلمیہ، بیروت،2010ء رقم الحدیث: 2294

[17] الطلاق:1

[18] النساء:1

[19] *Saad Jaffar, Dr Asiya Bibi, Hajra Arzoo Siddiqui, Muhammad Waseem Mukhtar, Waqar Ahmad, Zeenat Haroon, and Badshah Khan. "Transgender Act 2018: Islamic Perspective to Interpret Statute for the Protection of Rights and Socio-Psychological Impacts on Pakistani Society."*

[20] البقرة:223

[21] ازہری، محمد کرم شاہ پیر، ضیاء النبی ﷺ، ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 1420ھ(359360/1)

[22] مجلسی، محمد باقر ، جلاء العیون، مترجم: سید عبد الحسیب،شیعہ جنرل بک ایجنسی، لاہور ،س-ن(174/2)

[23] ظفیر الدین ، امریکہ و یورپ کا نظام ہم جنس پرستی اوراسلام کا نظام عفت و عصمت، تقابلی جائزہ، ،دار الاندلس ، لاہور،س-ن(89)

[24] النساء: 24

[25] رحمانی، خالد سیف اللہ، مولانا، آسان تفسیر قرآن مجید، کتب خانہ نعیمیہ، سہارنپور انڈیا، 2015ء،(304/1)

[26] النساء: 1

[27] النساء: 25

[28] احمد العسال ،اسلام کا خاندانی نظام،یونیورسٹی آف سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی ،اسلام آباد ،س ن ،(442)

[29] ترمذی ،ابواب البر والصلہ،باب فضل ازواج النبیﷺ ح 3895

[30] ترمذی، حدیث ٢٧٠٧

[31] ابوداؤد، حدیث ۴۹۵

[32] عمری ،سید جلال الدین ،اسلام کا عائلی نظام ،الفیصل ناشران کتب ،س ن ،(54-55)